© rasailojaraid.com

حدیث وسنت

محمد بن عبدالعزیز خضیری
مترجم: حافظ اختر علی☆

روزِ محشر اللہ کی نظرِ رحمت سے محروم 'بدنصیب'!

بھلائی کا کوئی کام ایسا نہیں جس کی طرف شریعتِ مطہرہ نے ہماری رہنمائی نہ کی اور ہمیں اس کی رغبت نہ دلائی ہو۔ اور برائی کا کوئی بھی کام ایسا نہیں ہے جس سے شریعت نے ہمیں ڈرایا اور اس سے منع نہ کیا ہو۔ شریعت نے خیر وشر ہر دو پر عمل کرنے والے شخص کا انجام بالکل واضح کردیا ہے۔ چنانچہ ایسا شخص جو بھیانک انجام سے ڈرنے والا ہو، اسے چاہئے کہ وہ ان چیزوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرلے جو اس کی عاقبت کو تباہ وبرباد کرنے والی ہیں اور وہ ان ہلاکت خیز چیزوں سے اپنے آپ کو بچانے کے ساتھ ساتھ اپنے اہل وعیال، عزیز واقارب کو بھی ان کے ارتکاب سے بچائے۔

مسلمانوں میں بے شمار ایسے واقعات موجود ہیں کہ ارتکابِ معاصی کی وجہ سے اللہ کی طرف سے ان پر مختلف قسم کی تکلیفیں اور عذاب آتے رہے جس کی وجہ دراصل اللہ کا غضب، اس کی نافرمانی اور بدترین گناہوں کا ارتکاب تھا۔ ان مختلف گناہوں کا بدترین نتیجہ یہ بھی ہے کہ قیامت والے دن میدانِ حشر میں ایسے لوگ نہ تو اللہ تعالیٰ کی کلام اور نظرِ رحمت کے مستحق ہوں گے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ان کو گناہوں کی نجاست سے پاک کریں گے بلکہ ان کو سخت عذاب سے دوچار کیا جائے گا۔

اے اہل عقل ودانش! جب اللہ کی طرف سے بعض عظیم گناہوں پر سنگین عذاب کی وعید آچکی ہے تو ہمیں چاہئے کہ ان کو غور سے سنیں، ان کو سمجھیں اور ایسے گناہوں کے ارتکاب سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ تمام کبیرہ گناہوں سے توبہ کرنا واجب ہے اور توبہ کے بعد اپنے آپ کو، اپنے اہل وعیال اور بھائیوں کو بھی کبائر کے ارتکاب سے بچانے اور توبہ کی طرف متوجہ کرنے کی پوری پوری کوشش کرنا ضروری ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ فاضل کلیہ القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ...... انچارج 'محدث' ویب سائٹ

© rasailojaraid.com

﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلآئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾

''ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر۔ جس پر سخت اور مضبوط دل فرشتے مقرر ہیں؛ جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے، اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم کیا جائے، بجالاتے ہیں۔'' (التحریم:۶)

مسلمان بھائیو! آپ پر لازم ہے کہ ان گناہوں کی تفصیل کو غور سے دیکھ لو جن کا ارتکاب کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ وعید سنائی ہے کہ

﴿وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

''اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو کلام کرے گا، نہ ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا، نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' (آلِ عمران:۷۷)

قرآن وحدیث میں مذکور ایسے گناہ حسبِ ذیل ہیں:

① احکامِ الٰہی کو چھپانا اور تھوڑی قیمت پر بیچ دینا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا أُولٰئِكَ مَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (البقرۃ:۱۷۴)

''بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی اُتاری ہوئی کتاب کے احکام چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں، یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ ان سے بات بھی نہیں کرے گا، نہ اُنہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

◉ جیسا کہ علماے یہود کا یہ طریقہ تھا کہ اُنہوں نے تورات میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ صفات کو لوگوں سے چھپایا۔ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

''اگرچہ یہ آیت علمائے یہود کے بارے میں نازل ہوئی ہے، لیکن اس میں وہ مسلمان بھی شامل ہیں جو دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے حق کو چھپاتے ہیں۔ ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ احکامات اور ہدایت کو چھپاتا ہے، اس کو ملعون قرار دیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى

© rasailojaraid.com

مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ﴾ (البقرۃ:۱۵۹)

''جو لوگ ہماری اُتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لیے بیان کر چکے ہیں، ان پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔''

◉ اسی طرح امام قرطبیؒ ﴿وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ (البقرۃ:۴۱) کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اگرچہ یہ آیت بنی اسرائیل کے ساتھ خاص ہے، لیکن اس حکم میں ہر وہ شخص شامل ہوگا جو بنی اسرائیل کا سا فعل سرانجام دے گا۔ جو کوئی حق کو بدلنے یا باطل کے لئے رشوت لیتا ہے یا جو کسی کو ضروری تعلیم (جس کو سیکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے) حاصل کرنے سے روکتا ہے، یا جو اس نے سیکھا ہے، اس کو بیان نہیں کرتا حالانکہ اس کو اس بات کا شریعت نے حکم دیا ہے، لیکن وہ اس پر اُجرت لے کر خاموش رہتا ہے تو وہ بھی اس آیت کے حکم میں شامل ہوگا۔'' واللہ اعلم

◉ سنن ابو داؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من تعلَّم علما مما يبتغي به وجه الله عزَّ وجلَّ لا يتعلمه إلا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يوم القيامة» (رقم الحدیث:۳۶۷۹)

''ایسا علم جس کے حصول میں اللہ کی رضا مقصود ہونی چاہیے، وہ اس علم کو حصولِ دنیا کا ذریعہ بنا لیتا ہے تو قیامت والے دن وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔''

◉ مزید برآں حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں:

''اگر اللہ کی کتاب میں یہ آیت ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى﴾ (البقرۃ:۱۵۹) نہ ہوتی تو میں کبھی بھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا۔''

(صحیح بخاری:۱۱۵، صحیح مسلم:۴۵۴۹)

② اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (آلِ عمران:۷۷)

''بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات کرے گا، نہ ان کی طرف قیامت کے

© rasailojaraid.com

دن دیکھے گا، نہ اُنہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

◉ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس آیت میں یہ بتا رہے ہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے نبیؐ کی اتباع کے عہد کے بدلے میں اور نبیؐ کی صفات اور اس کے حکم کو بیان کرنے کے بدلے میں تھوڑی قیمت لے لیتے ہیں اور اپنی جھوٹی اور گناہ پر مبنی قسموں کے بدلے میں اس دنیاے فانی کے مفادات حاصل کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں فرمایا ہے کہ ﴿أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ ''یہی لوگ ہیں جن کے لئے روزِ قیامت اللہ کے ہاں کوئی اجروثواب نہیں ہوگا اور قیامت والے دن اللہ تعالیٰ نہ ان سے کلام کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف دیکھے گا۔'' یعنی نہ تو اللہ تعالیٰ نرم لہجے میں ان سے بات کریں گے اور نہ ہی نظر رحمت سے ان کی طرف دیکھیں گے۔ ﴿وَلَا يُزَكِّيهِمْ﴾ اور نہ ہی ان کو گناہوں اور نجاستوں سے پاک کریں گے بلکہ ان کے بارے میں جہنم کا فیصلہ سنا دیا جائے گا۔''

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انسان کے لئے یہ حرام ہے کہ وہ اس فانی دنیا کے فوائد حاصل کرنے کے لئے اللہ کی جھوٹی قسمیں اُٹھائے۔ایسی قسموں کو علما نے الیمین الغموس (ڈبو دینے والی قسم) کا نام دیا ہے۔

◉ اسکی وضاحت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے بھی ہوتی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص جھوٹی قسم اُٹھاتا ہے اور قسم کے ذریعے وہ اپنے مسلمان بھائی کا مال حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر اللہ کا غضب ہوگا (اللہ اس سے ناراض ہوگا)۔'' (صحیح بخاری:۲۲۳۹)

◉ اشعث بن قیسؓ فرماتے ہیں:

''اللہ کی قسم یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کے معاملے میں جھگڑا ہوگیا اور میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہا کہ کیا تیرے پاس کوئی گواہی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپؐ نے یہودی سے کہا: «احلف!» تو قسم اُٹھا۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! اگر وہ قسم اُٹھائے گا تو میرا مال لے جائے گا تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ

© rasailojaraid.com

بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا...الآية﴾ (صحیح بخاری:۲۲۳۹)

ایسی قسم کو یمین الغموس (ڈبو دینے والی/جھوٹی قسم) کہتے ہیں، کیونکہ یہ قسم اپنے اُٹھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے اور اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔

③ المُسبِل (ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا)

④ المُنفِق سلعتَه بالحلف الكاذب (جھوٹی قسمیں کھا کر سامان بیچنے والا)

⑤ المَنَّان (احسان جتلانے والا)

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ثلاثة لا يكلِّمهم الله ولا ينظر إليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم» قلت: يارسول الله ﷺ! من هم؟خابوا وخسروا . قال: وأعاده رسول الله ﷺ ثلاث مرات، قال: «المسبل والمنفق سلعته بالحلف الكاذب والمنان» (صحیح مسلم:۱۵۴)

''تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو (نرم لہجے میں) کلام کریں گے، نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھیں گے اور نہ ہی ان کو (گناہوں) سے پاک کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسے بدبخت اور خسارہ اُٹھانے والے کون ہیں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے اس بات کو تین بار دہرایا۔ پھر فرمایا: اپنا کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم اُٹھا کر سامان بیچنے والا اور احسان جتلانے والا۔''

❁ المُسبل: کپڑا لٹکانے والے سے مراد ایسا شخص ہے جو اپنے اِزار بند یا کپڑے کو اس قدر لٹکائے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے چلا جائے۔ اگر وہ کپڑا ٹخنوں سے نیچے غرور اور تکبر کی وجہ سے کرتا ہے تو اس پر اللہ کی رحمت سے دوری کی وعید لازم آتی ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«لا ينظر الله يوم القيامة إلى من جرَّ إزاره بطرًا» (صحیح بخاری:۵۳۴۲)

''جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا اِزار بند ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے، تو قیامت کے دن اللہ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''

اور جس شخص کا ازار بند یا کپڑا بلا قصد اور بغیر غرور وتکبر کے ٹخنوں سے نیچے ہو جائے تو اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

© rasailojaraid.com

«أسفل من الكعبين من الإزار في النار» (صحیح بخاری:۵۳۴۱)

''جو کپڑا بھی ٹخنوں سے نیچے ہوگا، وہ جہنم میں جائے گا۔''

ان دونوں روایات میں تطبیق وموافقت کی جو صورت نکلتی ہے، وہ یہ ہے کہ اگر قصداً اور غرور وتکبر کی وجہ سے ہو تو نظر رحمت سے نہ دیکھنے والی وعید اس کے لئے ہے اور اگر بلا قصد اور غرور وتکبر سے ہٹ کر ہو تو بعد والی وعید اس کے لیے ہے۔

☜ البتہ عورتوں کے لئے بالاجماع یہی مشروع ہے کہ وہ پردے کی غرض سے اپنا کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکائیں۔ جیسا کہ حضرت اُمّ سلمہؓ نے جب اس کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کی ممانعت کو سنا تو کہنے لگیں: فكيف تصنع النساء بذيوليهن؟ عورتیں اپنی اوڑھنیوں کے ساتھ کیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایک بالشت کپڑا لٹکا لیں۔ اُم سلمہؓ فرمانے لگیں کہ اگر پھر بھی عورتوں کے قدم نظر آتے ہوں تو؟ فرمایا: «فيرخينه ذراعا لا يزدن عليه» ایک ہاتھ لمبا کپڑا لٹکا لیں، لیکن اس سے زیادہ نہ لٹکائیں۔ (سنن نسائی:۵۲۴۱، سنن ترمذی:۱۶۵۳)

❁ **جھوٹی قسم اُٹھا کر اپنا سامان بیچنا:** اس سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ کو حقیر جانتے ہوئے جھوٹی قسمیں اُٹھا کر اپنا سامان لوگوں کو بیچتا ہے اور اللہ کے نام کی قسمیں اٹھا کر اللہ کی عظمت کا انکار کرنے کی جرات کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں:

''بازار میں ایک شخص نے سامانِ تجارت رکھا اور اللہ کی قسم اُٹھائی اور کہنے لگا کہ جو سامان میرے پاس ہے، ایسا کسی کے پاس نہیں، تاکہ وہ کسی مسلمان آدمی کو پھنسا سکے، تو یہ آیت نازل ہوئی ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ...الآية﴾ (صحیح بخاری:۱۹۴۶)

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«ثلاثة لايكلمهم الله ولا ينظر إليهم يوم القيامة ولايزكيهم ولهم عذاب أليم...... ثم قال ورجل بايع رجلا بسلعته بعد العصر، فحلف بالله لأخذها بكذاوكذا، فصدقه فأخذهاوهو على غير ذلك» (صحیح بخاری:۲۴۷۶، صحیح مسلم:۱۵۷)

''تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن کلام نہیں کرے گا، نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا......فرمایا: ان میں سے ایک وہ ہے جو عصر کے بعد تجارت کرتا ہے اور اللہ کی قسمیں اُٹھاتا ہے تاکہ خریدار کسی بھی طریقے سے اس سے سامان خرید لے۔ خریدار اس کی باتوں کو سچ مان کر اس سے سامان خرید لیتا ہے حالانکہ وہ (بیچنے

© rasailojaraid.com

والا اپنی قسم میں) جھوٹا ہے۔''

عصر کے بعد کے وقت کو خصوصی طور پر اس لئے بیان کیا گیا ہے، کیونکہ یہ بڑا اہم اور شرف والا وقت ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت اعمال آسمان کی طرف اٹھائے جاتے ہیں، دن اور رات کی ڈیوٹیوں پر مامور ہونے والے فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے وغیرہ۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس وقت لڑائی کرنا اور قسمیں اُٹھانا عرب تجار کی عادت بن چکی تھی۔

❁ **منّان**: اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی کو کچھ دینے کے بعد احسان جتلاتا ہے۔ امام قرطبیؒ نے احسان جتلانے کی تعریف یوں کی ہے:

ذكر النعمة على معنى التعديد لها والتقريع بها، مثل أن يقول: قد أحسنت إليك (تفسیر قرطبی:۳/۳۰۸)

''کسی کو جتلانے اور دھمکانے کے لیے اس پر کیے ہوئے احسان کا تذکرہ کرنا۔ مثلاً یہ کہنا کہ میں نے (تیرے ساتھ فلاں نیکی کی ہے) تجھ پر فلاں احسان کیا ہے، وغیرہ۔''

بعض لوگوں نے 'احسان' کی تعریف یوں بھی کی ہے:

التحدث بما أعطٰى حتى يبلغ ذلك المُعطٰى فيؤذيه

''کسی کو دی گئی چیز کا تذکرہ اسطرح کرنا کہ اس کو جب یہ بات پہنچے تو اس کیلئے تکلیف دہ ہو۔''

احسان جتلانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے جیسا کہ حضرت ابی امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا يدخل الجنة عاق ولا منان ولا مكذب بالقدر» (مسند طیالسی:۱۲۱۴)

''اللہ تعالیٰ ان بندوں کو جنت میں داخل نہیں کریں گے: ① والدین کا نافرمان ② احسان جتلانے والا اور ③ تقدیر کا انکار کرنے والا۔''

احسان جتلانا ایک بُری صفت ہے اور بندے میں اس صفت کے پیدا ہونے کی غالب وجہ بخل، تکبر، خوش فہمی اور اللہ تعالیٰ کے کئے ہوئے احسانات کو بھول جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو واضح فرما دیا ہے کہ ریاکاری کی طرح احسان جتلانا اور تکلیف پہنچانا بھی صدقے کو باطل کر دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى...﴾ (البقرہ:۲۶۴)

© rasailojaraid.com

''اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر ضائع نہ کرو۔''

⑥ **من منع ابن السبيل فضل الماء** (مسافر کو زائد پانی کے استعمال سے روکنا)

⑦ **من بايع إماما لأجل الدنيا** (دُنیوی مقاصد کی خاطر امام کی بیعت کرنا)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر إليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم: رجل على فضل ماء بالفلاة يمنعه من ابن السبيل، ورجل بايع رجلا بسلعته بعد العصر فحلف له بالله لأخذها بكذا وكذا، فصدقه وهو على غير ذلك، ورجل بايع إماما لا يبايعه إلا للدنيا، فإن أعطاه منها وفىٰ، وإن لم يعطه منها لم يف» (صحیح مسلم:۱۵۷)

''تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ (نرم لہجے میں) کلام کریں گے، نہ ان کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھیں گے اور نہ ہی ان کو (گناہوں) سے پاک کریں گے: ① وہ آدمی جو زمین پر کھڑے زائد پانی کو مسافر سے روک لے۔ ② وہ آدمی جو عصر کے بعد فروخت کرتا ہے اور اس پر اللہ کی قسم اُٹھاتا ہے کہ اس نے خود اتنی قیمت میں خریدا ہے، چنانچہ خریدار اس کو سچا مان کر سودا خرید لیتا ہے، حالانکہ وہ جھوٹا ہوتا ہے۔ ③ اور وہ آدمی جو دنیوی مقاصد کے لئے امام کی بیعت کرتا ہے۔ جو اس کا طمع ہوتا ہے، اگر وہ اسے مل جاتا ہے تو وہ وفاداری کرتا ہے اور اگر نہ ملے تو غداری کرتا ہے (یعنی بیعت توڑ دیتا ہے)۔''

❁ **مسافر کو صحرا میں زائد پانی سے روکنا:** ایسا کرنے والا شخص ظالم ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرنے والا ہے۔ وہ ایسا سنگدل ہے جس میں رحم نام کی کوئی چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کو اس کے عمل کے مطابق ہی بدلہ دیں گے اور اس سے اپنا فضل ورحمت روک لیں گے جس کا وہ روزِ محشر سب سے زیادہ محتاج ہوگا۔

❁ **دنیوی مقاصد کی خاطر امام کی بیعت کرنا:** اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص بیعت کرنے کے بعد اپنی وفاداری کو حکمران کی طرف سے ملنے والے اِنعام واکرام کے ساتھ معلق کر دیتا ہے اور بیعت کے اصل مقصد کو چھوڑ دیتا ہے۔ حالانکہ بیعت کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ امام کی بات کو سنا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے، اس کے ساتھ خیر خواہی کا رویہ اختیار کیا جائے، اُمورِ سلطنت میں اس کی مدد کی جائے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام

© rasailojaraid.com

دیا جائے۔جبکہ وہ مفاد پرستی پر مبنی بیعت کے ذریعے حکمران اور اُمتِ مسلمہ سے خیانت کا مرتکب ہوتا ہے جس وجہ سے اس کے لیے خسارہ ہی خسارہ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے اس کے اس گناہ کو معاف نہ کیا تو وہ مذکورہ وعید کا شکار ہو جائے گا۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسان جو بھی کام سرانجام دیتا ہے، اس میں اللہ کی رضا ہی اس کے پیشِ نظر ہونی چاہیے۔اگر اس میں دنیوی مقاصد کا حصول مقصود بن جائے تو وہ کام بھی ناقابل قبول اور انسان اللہ کے ہاں مجرم بن جاتا ہے۔

⑧ الشيخ الزاني (بوڑھا زانی)

⑨ الملك الكذاب (جھوٹا بادشاہ)

⑩ العائل المتكبر (غریب متکبر)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكيهم ولا ينظر إليهم ولهم عذاب أليم: شيخ زان وملك كذاب وعائل مُتكَبِّر» (صحیح مسلم:١٥٦)

''تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن کلام نہیں کریں گے، نہ ہی ان کو پاک کریں اور نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: ① بوڑھا زانی، ② جھوٹا بادشاہ، اور ③ غریب متکبر۔''

ان لوگوں کے ساتھ اس وعید کو خاص کرنے کی وجہ قاضی عیاضؒ یوں بیان فرماتے ہیں:

''اس وعید کو ان کے ساتھ اس لیے خاص کیا گیا ہے، کیونکہ ان لوگوں نے اس گناہ کا ارتکاب کیا ہے جس کے ارتکاب کی کوئی معقول وجہ بھی نہیں اور اس گناہ کے ارتکاب کی ان کو حاجت بھی نہیں تھی۔جب بغیر ضرورت اور مجبوری کے اس گناہ کو اختیار کیا گیا تو اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ ان کے نزدیک اللہ کے حکم کی کوئی اہمیت نہیں اور یہ بلاوجہ گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں۔''

⑪ خرید وفروخت میں کثرت سے قسمیں اُٹھانا

حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ثلاثة لا ينظر الله إليهم يوم القيامة: أشيمط زان وعائل مستكبر ورجل جعل الله بضاعة لا يشتري إلا بيمينه ولا يبيع إلا بيمينه»

© rasailojaraid.com

''تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن کلام نہیں کرے گا، نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: ① بوڑھا زانی، ② غریب متکبر، اور ③ وہ شخص جو جب بھی خرید وفروخت کرتا ہے تو ساتھ قسم اُٹھاتا ہے۔'' (معجم الکبیر از طبرانی:۶/۵۷)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أربعة يبغضهم الله تعالىٰ: البياع الحلاف والفقير المختال والشيخ الزاني والإمام الجائر» (سنن النسائی:۲۵۲۹)

''چار شخص ایسے ہیں کہ قیامت والے دن جن سے اللہ تعالیٰ غضبناک ہوں گے: ① بہت زیادہ قسمیں اُٹھا کر تجارت کرنے والا ② غریب متکبر ③ بوڑھا زانی اور ④ ظالم حکمران۔''

اس چیز میں کوئی شک نہیں کہ چھوٹے یا بڑے معاملے میں مناسب اور غیر مناسب موقعہ پر کثرت سے قسمیں اُٹھانا انسان کو اللہ کے عظیم نام کی حقارت کا عادی بنا دیتا ہے اور جس چیز پر قسم اُٹھائی ہے اس کی حرمت کو پامال کرنے پر جرات مند بنا دیتا ہے۔ جبکہ اسلاف کا طریقہ یہ تھا کہ وہ اپنی اولاد کو کثرت سے قسمیں اُٹھانے سے منع کیا کرتے تھے۔ ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں:

''ہمارے اسلاف قسموں اور معاہدوں پر ہمیں مارا کرتے تھے۔''

اور کثرت سے قسمیں اُٹھانے والے بندے کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی مذمت بیان فرمائی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ﴾ (القلم:۱۰)

''اور تو اس شخص کا بھی کہا نہ ماننا جو کثرت سے قسمیں اُٹھانے والا ہے۔''

⑫ **العاق لوالديه** (والدین کا نافرمان)

⑬ **المرأة المترجلة المتشبهة بالرجال** (مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت)

⑭ **الديوث** (بے غیرت)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ثلاثة لاينظر الله إليهم يوم القيامة: العاقُّ لوالديه والمرأة المترجلة [المتشبهة بالرجال] والديوث وثلاثة لا يدخلون الجنة: العاق لوالديه والمدمن الخمر والمنان بما أعطى» (سنن النسائی:۲۵۱۵، مسند احمد:۲/۱۳۴)

© rasailojaraid.com

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی طرف نہیں دیکھیں گے: ① والدین کا نافرمان، ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت، اور دیوث (بے غیرت انسان)
مزید فرمایا کہ تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: ① والدین کا نافرمان، ② ہمیشہ شراب پینے والا، اور ③ احسان جتلانے والا۔''

والدین کا نافرمان: اللہ تعالیٰ نے والدین کے حقوق کو بڑی عظمت سے نوازا ہے، ان کے حقوق کو اپنے حقوق کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ان کے کفر کے باوجود ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے۔ بہت ساری احادیث میں ان کے حقوق کو بڑی تاکید سے بیان کیا گیا ہے اور ان کی نافرمانی کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أكبر الكبائر: الإشراك بالله وقتل النفس وعقوق الوالدين وشهادة الزور» (صحیح بخاری:۶۳۶۳)

''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جان کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا سب سے بڑے گناہ ہیں۔''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:

«رضا الرب في رضا الوالدين وسخطه في سخطهما» (جامع ترمذی:۲۱۱۸ صحیح)

''اللہ تعالیٰ کی رضا والدین کی رضا مندی میں ہے اور ان کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ بھی ناراض ہوجاتے ہیں۔''

مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت: اس سے مراد ایسی عورت ہے جو لباس، طورواطوار، معمولات اور آواز میں جان بوجھ کر مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہے۔ ایسی عورتوں کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ کا واضح فرمان موجود ہے:

«لعن رسول الله المُتَشَبِّهين من الرجال بالنساء والمُتَشَبِّهات من النساء بالرجال» (صحیح بخاری:۵۴۳۵)

''رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔''

اسی طرح صحیح بخاری میں ایک اور روایت ان الفاظ کے ساتھ بھی ہے:

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

«لعن رسول الله المُخنثين من الرجال والمُترَجِّلات من النساء»

''رسول ﷺ نے (عورتوں کی مشابہت اختیار کرکے) عورت بننے والے مردوں پر اور (مردوں کی مشابہت اختیار کرکے) مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔'' (صحیح بخاری:۵۴۳۶)

اس چیز میں کوئی شک نہیں کہ کوئی عورت مرد بننے کی کوشش کرے یا مردوں کی مشابہت اختیار کرے تو وہ اصل میں فطرتِ الٰہیہ کو توڑنا چاہتی ہے اور اللہ نے اس کے لیے جو مقدر کردیا، وہ گویا اس پر اعتراض کرتی ہے۔ اپنے دین کی مخالفت کرتی ہے اور معاشرتی معاملات میں خلل ڈالتی ہے، اختلاط کا سبب بنتی ہے اور جرائم پھیلاتی ہے۔

❁ **دیوث (بے غیرت)**: اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے اہل وعیال میں بے حیائی کو برداشت کرے اور عزت کے معاملے میں اس کو کوئی غیرت نہ آتی ہو۔ ایسا شخص اخلاقیات سے عاری، ناقص العقل اور بے دین ہے۔ اور وہ اس چیز پر رضامند ہو چکا ہے کہ اس کو خنزیر سے مشابہت دے دی جائے کہ جس کو اپنی عزت کی کوئی پرواہ نہیں۔ ایسے بندے کی گواہی ناقابل قبول ہے اور وہ تعزیر کا مستحق ہے تاکہ سزا کے ساتھ اس شخص کو اس قبیح فعل سے روکا جاسکے۔

لوگوں کو اپنے اہل وعیال کو ایسی چیزوں سے بچانا چاہیے جو بے حیائی اور بے غیرتی کا سبب بنتی ہیں تاکہ وہ مذکورہ وعیدوں سے محفوظ رہ سکیں۔ جیسا کہ کافر ممالک کی طرف سفر کرنا اور وہاں جا کر رہنا، ڈش اور کیبل کے ذریعے دکھائے جانے والے وہ مناظر جو غلط جذبات کو اُبھارتے اور نفسانی خواہشات کو برانگیختہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ثلاثة لايدخلون الجنة وثلاثة لا ينظر الله إليهم يوم القيامة: فأما الثلاثة الذين لا يدخلون الجنة: فالعاق لوالديه والديوث والمرأة المترجلة من النساء تشبه بالرجال وأما الثلاثة الذين لا ينظر الله إليهم: فالعاق لوالديه والمدمن الخمر والمنان بما أعطى (معجم کبیر از طبرانی:۵/۴۹۴ 'صحیح')

قالوا يارسول اللهﷺ! أما مدمن الخمر فقد عرفناه فما الديوث؟ قال: الذي لا يبالي من دخل على أهله . قيل فما الرجلة من النساء؟ قال التي تشبه بالرجال» (شعب الایمان:۱۰۸۰۱)

''تین آدمی جنت میں کبھی بھی داخل نہیں ہوں گے اور تین آدمیوں کی طرف اللہ نظر رحمت سے نہیں دیکھیں گے۔ جو تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے، وہ یہ ہیں: ① والدین کا

© rasailojaraid.com

نافرمان، ② دیوث، ③ مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں۔ اور جن تین لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ دیکھیں گے نہیں، وہ یہ ہیں: ① والدین کا نافرمان، ② ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا، اور ③ کچھ دے کر احسان جتلانے والا۔

صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! شرابی کو تو ہم جانتے ہیں، لیکن دیوث کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: وہ شخص جس کو یہ پرواہ ہی نہ ہو کہ اس کے گھر میں کون داخل ہوتا ہے۔ کہا گیا اور یہ عورت میں مرد بننے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں۔''

⑮ الذي يأتي امراته في دُبُرها (ہم بستری میں بیوی کی دبر استعمال کرنا)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا ينظر الله إلى رجل أتى رجلا أو امرأة في الدُّبر» (جامع ترمذی:۱۰۸۶)

''قیامت کے دن اللہ اس بندے کی طرف نہیں دیکھیں گے جو کسی مرد یا عورت کے ساتھ بدفعلی کرے۔''

اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ملعون من أتى امرأته في دُبرها» (مسند احمد:۲/۴۴۴، سنن ابوداؤد:۲۱۶۲ 'صحیح')

''جو شخص اپنی بیوی کی دبر سے آتا ہے، وہ ملعون ہے۔''

علامہ ابن قیمؒ الجوزیہ فرماتے ہیں:

''بیوی کی دبر کے استعمال کو کسی نبیؑ نے بھی مباح قرار نہیں دیا اور جو بعض لوگوں سے بیوی کی دبر میں وطی کا جواز کا تذکرہ ملتا ہے تو یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے عارضی نجاست (حیض ونفاس) کی صورت میں شرم گاہ میں جماع سے منع فرمایا ہے تو دائمی نجاست کی جگہ میں یہ کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ اس سے انقطاعِ نسل جیسی بڑی بڑی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور انسان عورتوں کی دبر سے بچوں کے ساتھ بدفعلی کا عادی ہو جاتا ہے۔''

☜ مذکورہ بالا سطور میں ہم نے ان آیات واحادیث کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے جس میں اللہ کی رحمت سے دوری، ان سے کلام نہ کرنے کی وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔ البتہ بعض احادیث میں جو «ثلاثة لا يكلمهم الله» کے حوالے سے مختلف قسم کے الفاظ آئے ہیں تو ان احادیث میں اصلاً کوئی تعارض نہیں کیونکہ ان میں ثلاثة (تین) کا کلمہ بطورِ تعداد ہے، بطورِ حصر (التزام) نہیں۔ واللہ اعلم!